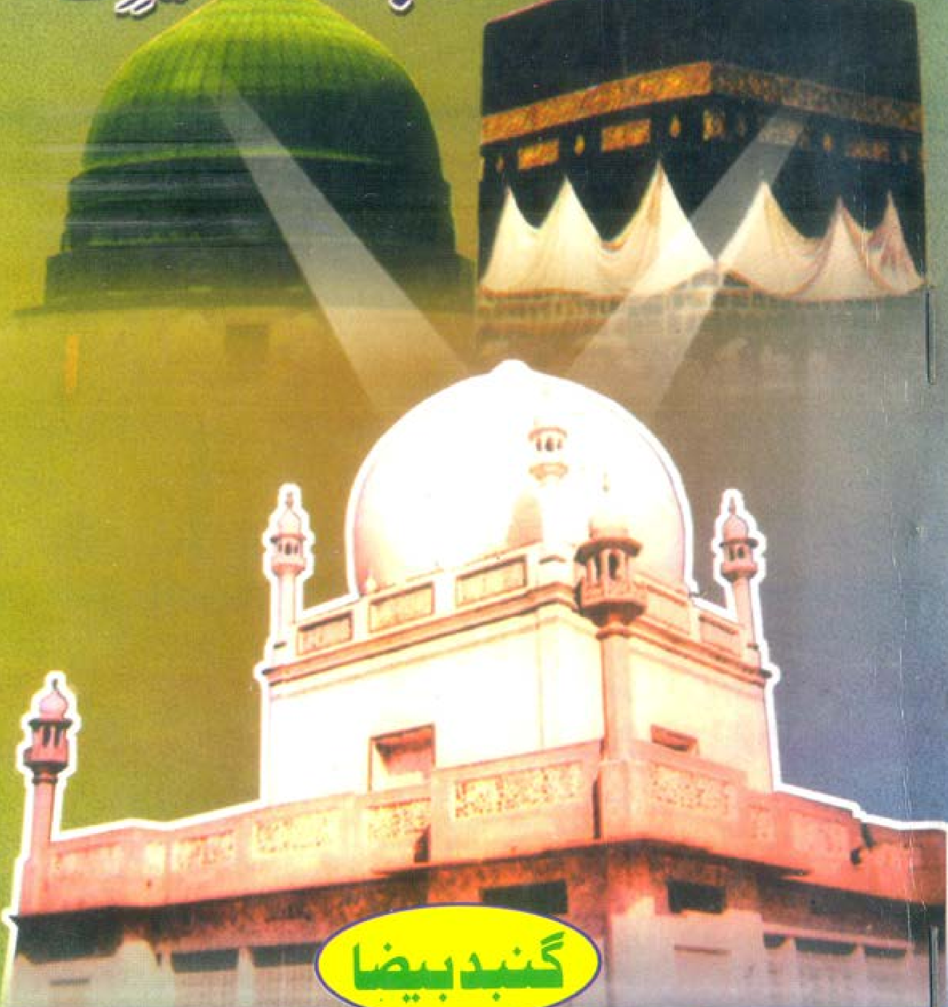
# مناقباتِ امیرِ ملت




یا رب یہ دربار ہے جس سے عالم فیض یاب　　جب تلک رہے دنیا باقی دنیا میں رکھیو کامیاب
گنبدِ خضرا سے لے کر گنبدِ بیضا تلک　　رحمتیں ہی رحمتیں ہیں نور کے دریا رواں

**مراتب: حضرت پیر سید حافظ اشتیاق حسین شاہ خادم جماعتی**

(علی پور سیداں شریف ضلع نارووال Ph: 0432-534285)

# درود شریف ہزارہ

الھم صل علی سیدنا محمد

و علی آل سیدنا محمد

بعدد کل ذرۃ ماء ۃ الف الف مرۃ

## عرس مبارک

10-11 مئی

30 اگست

16 اکتوبر

ہر دعا میں خود ہیں شامل حضرت افضل حسین
شاہ جماعت کے ہیں دلبر حضرت منظر حسین

# پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

| | |
|---|---|
| http://ameeremillat.org/ | ویب سائٹس |
| http://ameer-e-millat.com/ | ویب سائٹس |
| http://ameeremillat.com/ | ویب سائٹس |
| http://www.haqwalisarkar.com/ | ویب سائٹس |
| http://www.charaghia.com/ | ویب سائٹس |
| http://www.scribd.com/bakhtiar2k | کتابیں |
| http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/ | تصاویر |
| http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/ | تصاویر |
| http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/ | فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ |
| http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html | بلاگز |
| http://www.jamaatali.blogspot.com/ | بلاگز |
| http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html | بلاگز |
| http://www.jamaatali.blogspot.com/ | بلاگز |
| http://vimeo.com/user13885879/videos | ویڈیو |
| Youtbe: bakhtiar2k | ویڈیو |
| www.marfat.com | اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں |
| www.maktabah.org | اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں |
| www.fezanenaat.com | نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں |

کتاب کا نام: **مناقبات امیر ملت**

تحقیق وترتیب: حضرت پیر سید حافظ اشتیاق حسین شاہ (خادم جماعتی)

پروف ریڈنگ: حضرت پیر سید حافظ منظر حسین شاہ (جماعتی)

ٹائٹل: حضرت پیر سید حافظ اشتیاق حسین شاہ (خادم جماعتی)

کمپوزنگ: نایاب کمپیوٹر کمپوزنگ بھگوال مارکیٹ چھپڑ چوک چکوال

پرنٹنگ: چکوال پرنٹنگ پریس تلہ گنگ روڈ چکوال

اشاعت تعداد: 1000 عدد

ہدیہ کتاب: -/25 روپے

تعاون خدمت: ادنیٰ خادم قاضی حاجی عبدالواحد (جماعتی) طالبِ دعا

اشاعت: 30 اگست 2004ء

یا فیضان نظر

اعلیٰ حضرت نجم الملت الحاج الحافظ پیر

سید نذر حسین شاہ جماعتی علی پوری

یافیضان کرم

اعلیٰ حضرت فخر الملت الحاج الحافظ پیر

سید افضل حسین شاہ جماعتی علی پوری

سجادہ نشین علی پور سیداں شریف

# انتساب

یہ کتاب میں اپنی پیاری دادی اماں جان اور والدہ ماجدہ کے نام کرتا ہوں۔ جن کی

دعاؤں سے میں اس قابل ہوا ہوں

"الحمداللہ"

# خراجِ تحسین

## حضرت حافظ پیر سید اشتیاق حسین شاہ جماعتی

آپ کی دین کی محبت اور خدمت کے **اشتیاق** میں چند سطور!

آپ کی ولادت مورخہ **24-03-1974** کو بروز **سوموار** صبح صادق ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم **قرآن پاک** علی پور شریف میں حفظ کیا۔ پھر **میٹرک 1992ء** میں لاہور سے پاس کیا۔ پھر **1996ء میں F.A** کی ڈگری حاصل کی۔ بعد میں آپ نے **درسِ نظامی** علی پور شریف میں پڑھنا شروع کیا۔

پڑھائی سے فارغ ہو کر آپ نے **حضور نبی اکرم نور مجسم** صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر کتاب لکھی۔ اب یہ آپ کی **دوسری کتاب** ہے۔ آپ شب و روز ہر لمحہ اسی سلسلہ ہمہ تن مصروف ہیں۔ آپ کی آنے والی کتابوں میں **خطابِ امیر ملت۔ گلشن امیر ملت۔ آفتابِ ولایت۔ مہتاب امیر ملت اور حقیت بعت** ہیں۔ آپ دین کی خدمت میں بے انتہا محنت کر رہے ہیں۔ یہ اشتیاق بھی اللہ کی کریمی ہے۔ اس کتاب کی کئی مقامات کے مطالعہ سے میں فیض یاب ہوا ہوں یہ کتاب **حضرت امیر ملت** کی منقبتوں کی لازوال کتاب ہے۔ اور آپ کی سعی کاوشوں اور محنتوں کا بے حد مؤثر اور قابل تحسین ہے۔ قدرت آپ سے جو کام لے رہی ہے وہ مسعود مبارک ہے اور قابل رشک بھی۔ اللہ کی مدد حضور ﷺ کی نظر کرم شامل حال رہے اور تمام پیر خانہ امیر ملت کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رہے۔ **(آمین ثم آمین)** **قلم کار:** ادنیٰ خادم **قاضی حاجی عبدالواحد**

★★★★★

## نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ ناز یہ انداز ہمارے نہیں ہوتے
جھولی میں اگر ٹکڑے تمہارے نہیں ہوتے

ہم جیسے نکموں کو گلے کون لگاتا
سرکار اگر آپ ہمارے نہیں ہوتے

دُنیا یہ ہماری تو ڈوب ہی جاتی
اگر آپ کے سرکارؐ جو سہارے نہیں ہوتے

اس طرح فلک سے چاند زمین پر نہ آتا
اگر آپ کی انگشت کے اشارے نہیں ہوتے

گناہ گار تو محشر میں بھٹکتے رہتے
اگر آپ کی شفاعت کے اُجالے نہیں ہوتے

لحد میں بھلا خادم کا پھر کیا ہوتا
سرکارؐ کے جلوؤں کے نظارے نہیں ہوتے

# نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی خدا ہے جس نے تمہیں ہمہ تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کا تیرا آستان بتایا
تجھے حمد ہے خدایا ، تجھے حمد ہے خدایا

وہی حاکم بڑایا ، وہی قاسم عطایا
وہی شفا خطایا ، وہی دافع بلایا
کوئی تم سا کون آیا ، کون ان سا کون آیا
تجھے حمد ہے خدایا ، تجھے حمد ہے خدایا

وہ کنواری پاک مریم ، وہ نخفت فیسح کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ ؓ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا، وہی سب سے افضل آیا
تجھے حمد ہے خدایا، تجھے حمد ہے خدایا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی ماں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا، تجھے یک نے بنایا
تجھے حمد ہے خدایا، تجھے حمد ہے خدایا

## نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہیے
آپ جیسے ہیں ، ویسی عطا چاہیے

کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہیے
ان کو معلوم ہے ، ہم کو کیا چاہیے

اک قدم بھی نہ اور ہم چل سکیں گے حضورؐ
ہر قدم پر کرم آپ کا چاہیے

دونوں عالم کی دولت عطا کر کے بھی
پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے

جھولی میری بھر کر میرے لجپال نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہیے

آپ کے عشق میں ہم تڑپتے رہیں
ہر تڑپ میں بلالی ادا چاہیے

درد جامی ملے نعت خالد لکھے
اور انداز احمد رضا چاہیے

آپ اپنی غلامی میں لے لیں مجھے
اس سے بڑھ کر مجھے اور کیا چاہیے

# حضرت امیر ملت کے پسندیدہ اشعار

پلے کچ نئیں بندے نہ پنچھی نہ درویش
جناں نوں تقویٰ دا اوناں نوں رزق ہمیش

قابل تھا نار کے مجھے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے میری قسمت بدل گئی

زائروں کی بھیڑ ہو، روضہ تیرا ہو اور میں نہ ہوں
وائے ناکامی، وہاں اک خلق خدا ہو اور میں نہ ہوں

ڈبویا مجھ کو ہمت نے نہ پہنچا ہائے طیبہ تک
یہ جھوٹا دم محبت کا مدینہ آرزو دارم

صدقے اس روضے کے جس پر سر سے دل سے جان سے
اک جہاں اک خلق اک عالم فدا ہو اور میں نہ ہوں

میں وہ ردِ خلق ٹھہرا ہوں کہ بزم شام میں
انس ہو جن ہو فرشتہ ہو اور میں نہ ہوں

میں وہاں ہوں وہ وہاں ہوں یا نہ ہوں پر یہ نہ ہو
شاہ کے دربار میں چرچا میرا ہو میں نہ ہوں

# منقبت حضرت امیر ملت

اے پناہ بیکساں اے حامی دین خدا
واقف اسرار حق ،اے راز دار مصطفےٰ

ناخدائے بحر عرفان زینت بزم شہود
رہنمائے گمرہاں اے پیشوائے اتقیاء

رہنمائے سالکاں و مقتدائے عارفاں
عالم علم شریعت فخر جملہ اصفیاء

اے کہ تیری ذات ہے آئینہ خلق نبی
اور نمایاں ذات میں تیری ہے وصفِ مرتضیٰ

اے کہ نامت در جہاں مشہور مثلِ آفتاب
شاہ جماعت غوث اعظم معدنِ حلم و حیا

تیری فطرت تیری سیرت تیری عادت بیمثال
تیری صورت تیری آنکھیں دلربا

ہونگے شیدا تجھے سب دیکھ کر اہل جہاں
منظر شاہ جماعت سب کے دل میں بس گیا

بحر ظلمت میں پھنسا ہوں پیر دوراں المدد
اک نگاہ لطف سے مجھ کو کنارے پر لگا دو

تیرے در پر آ کے لاکھوں ہو گئے ہیں فیضیاب
گوہر ناشاد جائے در سے کیوں خالی بھلا

# منقبت حضرت امیر ملت

پیا پیا یا شہ جماعت چھپا نہ مکھڑا دکھا کے ہم کو
بجان و دل ہیں غلام تیرے لگا کے پیاں بلا کے ہم کو

ہیں تیرے خادم ہیں تیرے چاکر تو اپنا آقا تو اپنا مولا
نہ ٹھوکریں اب کھلا کہیں کی تو اپنے در سے ہٹا کے ہم کو

کہاں علی پور اور کہاں ہم نہ جانے پائیں یہاں سے خالی
خدا کا بندہ ہمیں بنانا تو اپنا بندہ بنا کے ہم کو

غموں نے چھلنی کیا ہے سینہ دکھوں کا دل بن گیا خزینہ
تو صاف کر ڈال دل ہمارا صدا۔ اللہ سنا کے ہم کو

بھنور میں کشتی پڑی ہے، مولا سوا تیرے کون ہے
اشارے سے کردے پار بیڑا کنارے پر اب لگا کے ہم کو

تمہاری نیچی نظر نے شاہا، شہید کر ڈالے سینکڑوں دل
نہیں ہے اب تاب صبر باقی جلا لے انکھیں دکھا کے ہم کو

دکن کہاں بمبئی کہاں ہے میسور اور بنگلور
تیرے تصدق میں جمع سب ہیں بٹھایا بھائی بنا کے ہم کو

ہمارے دکھڑے ہیں بڑے تمارے قدموں میں آپڑے
فلک نے ہم کو تھکا دیا ہے پھرا کے ہم کو ستا کے ہم کو

کریم ہو تم سخی ہو، داتا رہے نہ خالی جھولی ہماری
نظر نہیں آتے ہاتھ خالی تمارے در پر گدا کے ہم کو

سعید کی التجا یہی ہے سعید کا مدعا یہی ہے
بس اب علی پور میں ہی رکھ لو بسا کے ہم کو

# منقبت حضرت امیر ملت

یا پیر جماعت شاہ میں ہوں تیرا دیوانہ
ہے جان تیرے صدقے اور دل بھی ہے نذرانہ

اک بار کرم کر دو جھولی کو میری بھر دو
بخشش کا تیری مرشد انداز ہے شاہانہ

قدموں سے تیرے برکت پائی ہے علی پور نے
اب رشکِ گلستان ہے پہلے تھا جو ویرانہ

در اصل ہماری تو اک عید یہی دل ہے
یہ عرس مبارک ہے جو آپ کا سالانہ

دربار علی پور میں عرفان محبت کا
چلتا ہے ہر اک لمحہ پیمانے پر پیمانہ

دکھ درد کے مارے ہیں دربار میں آئے ہیں
سن لیجئے جماعت شاہ دکھیوں کا یہ افسانہ

ہم سب کی یہ خواہش ہے دل کی یہ تمنا ہے
دربارِ علی پور میں آتے رہیں روزانہ

## منقبت حضرت امیر ملت

تا حشر رہے منبع ایمان علی پور
جاری رہے عالم میں فیضا ن علی پور
کھل جاتا ہے یہاں راز ہر اک باطل و حق کا
ایمان کا میزان ہے میزان علی پور
لٹتی ہے یہاں دولت دارین شب و روز
مہمان کریم ہوتا ہے مہمان علی پور
یا رب رہے تا حشر تروتازہ ہمیشہ
یہ غیرتِ فردوس گلستان علی پور
علم و عمل و فضل میں یہ سارے جہاں سے
ٹکر لے ہر اک طفل دلبستان علی پور
ہے واسطہ بالواسطۂ شاہ جماعت
ہے سلسلہ مدینہ سے یہ فیضان علی پور
دربار میں فیاض بھی ہے نغمہ سرا آج
اک بلبل خوشخوان گلستان علی پور
علی پور میں دیکھی مدینہ سی رونق
مدینہ میں دیکھا نشان علی پور

## منقبت حضرت امیر ملت

آج وہ بادۂ یک رنگ پلا دے ساقی
پیتے ہی جو مجھے سر شار بنا دے ساقی

مینا بھر بھر کے علی پور کے میخانے سے
اپنے مستانوں پہ لالا کے لنڈھادے ساقی

میخانہ آپ کا قائم رہے تا روزِ قیام
اپنے پرندوں کو تو دے تجھ کو خدا دے ساقی

ترے میخوارتو پی پی کے ہوئے سب مدہوش
بخت خوابیدہ ہمارا بھی جگا دے ساقی

نالۂ نیم شب و آہ سحروقتِ خمار
تا بکے جام صبوحی تو پلا دے ساقی

جام بھرنے کی تکلیف اٹھاتے کیوں ہو
میرے منہ سے تو صراحی ہی لگا دے ساقی

تیرے پیمانے میں مخموری بھی ہے بیہوشی بھی
بے چھنی بے تلی لِلہ پلا دے ساقی

بس رہا جاتا ہے تیرا یہ قصوری ناکام
اس کو بھی جام کوئی ہوش ربا دے ساقی

# منقبت حضرت امیر ملت

جہاں کے اُجالے علی پور والے
ہیں اللہ والے علی پور والے

محبت کا دل ہے شریعت کی جاں ہیں
طریقت کے پالے علی پوروالے

کوئی علم پر کیا قلم کو اٹھائے
ہیں نوری رسالے علی پور والے

گرا سکتا ہے کوئی دنیا میں اس کو
جسے تو سنبھالے علی پور والے

ترستی ہیں جس کو بہشتوں کی حوریں
ہیں اس گل کے مالے علی پور والے والے

جگائے ہیں ہر دم مردہ دلوں کو
مجھے بھی جگا دے علی پور والے

دل و جاں انہیں ہیں گردہ مدینہ
ہیں ایسے جیالے علی پور والے

نفیس افضلیت کے ہیں چاند افضل
کچھ ایسے ہیں ہالے علی پور والے

## منقبت حضرت امیر ملت

نمازوں کی منزل جماعت علی ہیں
علی کے محاصل جماعت علی ہیں

نہ کیوں آرزوئیں ہوں سجدہ بہ سجدہ
عبادات کا دل جماعت علی ہیں

محمد کی شمعیں نہ کیوں ہو فروزاں؟
محبت کی محفل جماعت علی ہیں

سراپا جنوں کیوں نہ ہو؟ لیلیٰ جاں
کہ جلووں کا محمل جماعت علی ہیں

تمام عمر پیرو رہے فضل رب کے
شریعت نما دل جماعت علی ہیں

ملے گا سبھی کو مگر ان کے در سے
عقیدت کا حاصل جماعت علی ہیں

جماعت پہ چشم کرم اور ہر دم
عجب پیر کامل جماعت علی ہیں

## منقبت حضرت امیر ملت

نبی کے نواسے کا غم اللہ اللہ !
سراپائے بسمل جماعت علی ہیں
نفیس ! اپنے حق میں نفاست نہ کیوں ہو
میری جاں و میرا دل جماعت علی ہیں

## منقبت حضرت امیر ملت

بڑی شان شانِ جماعت علی ہے
کہیں شان ایسی نہ دیکھی سنی ہے

دو عالم کے سرور کا وارث یہی ہے
جگر گوشۂ فاطمہ اور علی ہے

مجدد صدی کا جماعت علی ہے
یہ تجدید واحیائے دین کا دھنی ہے

میری روح میں آج بالیدگی ہے
علی پور سے ٹھنڈی ہوا آ رہی ہے

علی پور مداوائے بے چارگاں ہے
دو عالم میں ان کی ہی چارہ گری ہے

پریشانیوں کا علاج مکمل
شہنشاہ حضرت جماعت علی ہے

ہمیں مل گیا کوچۂ شاہ جماعت
غریبوں کو جائے پناہ مل گئی ہے

درِ شاہ جماعت کی ہو خیر یا رب
یہی ہے میری کشتِ ویراں ہری ہے

نہ گھبراؤ دکھیارو آؤ علی پور
یہاں دکھوں سے رہائی ملی ہے

جہاں بھی بساط دو عالم میں دیکھا
میرے پیرو مرشد کی جلوہ گری ہے

نہ کیوں جگ میں ہو دھوم شان سخا کی
یہاں ہر سوالی کی جھولی بھری ہے

یہ چاہے تو تقدیر بگڑی بنا دے
یہ جماعت علی خدا کا ولی ہے

فدا اپنا سب کچھ کروں کیوں نہ ان پر
بنام جماعت میری زندگی ہے

میں ہر ذرے ذرے پر سجدہ کرو نگا
مقدر سے ان کی گلی مل گئی ہے

ہے مرشد ہمارا زمانے میں یکتا
امام اولیاء کی کھلی برتری ہے

جو پہنچا سرِ حشر تو میں نے یہ دیکھا
یہاں بھی میرے پیر کی سروری ہے

شہنشاہ بکھاری ہیں اس آستاں کے
یہ دربار شاہِ جماعت سخی ہے

وفورِ محبت سے سرشار ہوں میں
مجھے شاہ جماعت سے الفت بڑی ہے

قویٰ سب ضعیفی سے اب مضمل ہیں
میں پہنچوں علی پور تمنا بڑی ہے

علی پور پہنچنا ہے شبیر لازم
یہاں بے سکونی بہت بے کلی ہے

فلاح مقدر مبارک ہو شبیر
علی پور سے دیرینہ نسبت تیری ہے

# منقبت حضرت امیر ملت

ساقی بھر بھر کے وہ مئے دے میرے پیمانے میں
جو کہ کھینچی ہے علی پور کے میخانے میں

ایسی کیا بات ہے ساقی تیرے میخانے میں
حق سے لگ جاتی ہے لو ایک ہی پیمانے میں

کیا کمی ہے تیرے دربار علی پور میں آج
لٹتی ہے دولت ایمان ترے کاشانے میں

سر جو رکھا تو جماعت ہی کے در پر رکھا
ہوشیاری ہے کچھ ایسی تیرے مستانے میں

جلوۂ حسن حقیقت سے ہے دل بقعۂ نور
شعلہ طور ہے روشن مرے کاشانے میں

شان شاہانہ بھی جس شان پہ سو جاں سے نثار
ہے وہ اندازِ فقیری تیرے دیوانے میں

بے خطر شمع رسالت پہ وہ جل مرتا ہے
سوزشِ عشق حقیقی ہو جو پروانے میں

اٹھ گئی ایسی زمانے سے مروت ہمدم
فرق باقی رہا اپنے میں نہ بیگانے میں

تشنہ لب در پہ تیرے آج ہے حاضر فیاض
خیر میخانے کی کچھ ڈال دے پیمانے

# منقبت حضرت امیر ملت

ہمیں اپنا بنا لے علی پور والے
قدموں میں بٹھالے علی پور والے

ادھر بھی نگاہِ کرم ہو میرے بابا
ہوں من میں اُجالے علی پور والے

بھر دو جھولی ہماری بھی دست کرم سے
ہم ہیں دامن پسارے علی پور والے

منجدھار میں ہے کشتی کہیں ڈوب نہ جائے
ہے ھالے بچالے علی پور والے

بھٹکے ہوئے ہیں ہم منزل سے اپنی آقا
اب راہ پر لگالے علی پور والے

بے نوا کی نوا ہو سب کی حاجت روا ہو
ہو تم ہی تو ہمارے علی پور والے

سلسلہ نقشبندو مجدد و جماعتیہ کے
ہو روشن ستارے علی پور والے

گھرانے میں تیرے بچہ بچہ ولی ہے
بے کسوں کے سہارے علی پور والے

ہیں ولی مادر افضل ہے شان تیری
جائیں صدقے تمارے علی پور والے

ناقص ہے فکر میری اعلیٰ ہے ذات تیری
افضل پیا نبھالے علی پور والے

ہے آرزو یہ افضل رہے تیری رہنمائی
تیرے حوالے علی پور والے

ہے آرزو بھی تمہارا کر دو کرم خدارا
میرے مرشد پیارے علی پور والے

# منقبت حضرت امیر ملت

کیا دیارِ امیر ملت ہے
جلوہ زارِ امیر ملت ہے

محفل عرس میں ہر اک امیر
خاک سارِ امیر ملت ہے

رحمتیں رات دن برستی ہیں
کیا مزارِ امیر ملت ہے

معرفت کا ہر اک حسین دریا
درکنارِ امیر ملت ہے

اہل حق کا جماعتی رشتہ
یادگارِ امیر ملت ہے

اک اک زرہ علی پوری
سو بہارِ امیر ملت ہے

ہر امیر اس شہ عقیدت کا
شاہکار امیر ملت ہے
ہر کوئی آج یاد مولا میں
بے قرار امیر ملت ہے

صدق گوئی نفیس اور دل سے
خوش گوار امیر ملت ہے

# منقبت حضرت امیرملت

ہاتھ خالی کون جاتا ہے درِ گنجور سے
فیض پاتے ہیں علی پور آ کے کیا کیا دور سے

یہ مکان یار وہ جلوہ گار یار ہے
افضلیت باب رحمت کو ہے کوہ طور سے

آپ ہی کی ذات ہے وہ مرجع فضل و کمال
اکتسابِ فیض کرتے ہیں ہزاروں دور سے

ہر ادا میں آپ کی ہے درسِ تعمیر حیات
پیر کامل فیض پاتے ہیں در پر نور سے

قلب روشن پرتو شاہ جماعت سے ہے اب
آگ لگانے کو ن جائے آج کوہِ طور سے

نور مطلق ہے تجلی بخش روئے پاک سے
کیوں نہ ہو روشن جبین کائنات اس نور سے

ہر نظر برق تجلی ہر تبسم رشک طور
نور باطن ہے عیاں خود چہرہ پر نور سے

حضرت شاہ جماعت رہنمائے راہ حق
طالب عشق حقیقی آئے ہیں یاں دور سے

آپ ہی دین کے ہیں وہ روشن چراغ
ہو گئے روشن دل اہل حرم جس کے نور سے

کارواں دل میرا لوٹا ادائے خاص نے
دے کے دل ہم ناز نیں کو ہو گئے مجبور سے

طاقت ضبط فغاں فرقت میں کچھ باقی نہیں
نالے اب رکتے نہیں میرے دل رنجور سے

موت پر گر وصل ہے موقوف تو یوں ہی سہی
ہے صدا ہر دم میرے دل رنجور سے

جب دنیا ٹھوکریں کھلواتی ہے مرنے کے بعد
ہے صدائے عبرت آگیں یہ سر فغفور سے

نقد دل لے کر دیئے جاتے ہیں یاں فرقت کے غم
ہم نہ تھے فیاض واقف عشق کے دستور سے

# منقبت حضرت امیر ملت

طبیعت یہ کیوں آج گھبرا رہی ہے
یہ کیوں دل پہ غم کی گھٹا چھا رہی ہے

تڑپتا ہے دل اور روتی ہیں آنکھیں
علی پور والے کی یاد آ رہی ہے

میں بیتاب و بیکل ہوں سوز نہاں سے
ستم پر یہ لاکھوں ستم ڈھا رہی ہے

محبت عطا کر کے انجان کیوں ہے
تری یاد میں جاں میری جا رہی ہے

تمنا ہماری اے شاہ جماعت!
وہ سر باب رحمت سے ٹکرا رہی ہے

شہا آپ کے جسم اطہر کی خوشبو
علی پور کو سارے مہکا رہی ہے

سرِ طور چمکی جو برقِ تجلی
علی پور کو آج چمکا رہی ہے

ہے خاک علی پور میں جلوہ نور
چمک ماہ کو جس کی شرما رہی ہے

ضیا مسجد نور کے وہ کلس کی
جھلک طور سینا کی دکھلا رہی ہے

کرم سے ترے میری یہ چشم بینا
نہاں راز دل کو عیاں پا رہی ہے

مبارک تمہیں مثردہ وصل فیاض
قضا بن کے مشاط آج آ رہی ہے

# منقبت حضرت امیر ملت

گلشن زہرا کی وہ خوش رنگ کلی ہے
جس کے نفس گرم میں خوشبوئے علی ہے

آئینہ رحمت ہے تیرا حسن سراپا!
ہر بات تری خلق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈھلی ہے

نانا ہیں تیرے مالک و مختار دو عالم
یہ رسم سخاوت کی ترے گھر سے چلی ہے

ہوتا ہے ترے قرب سے عرفان محمد
انوار مدینہ کی امیں تری گلی ہے

پیکر ترا چشمہ انوار شریعت
کردار ترا حسن کا عنوان جلی ہے

ہر سمت ترے فیض کا چرچا ہے جہاں میں
ہر فرد ترے گھر کا جہاں پر ہے ولی ہے

اے شاہِ جماعت میں تری شان کے صدقے
جب نام لیا ترا مصیبت بھی ٹلی ہے

دل لوٹنے والی ہیں تیری ساری ادائیں
صورت بھی بھلی ہے تیری سیرت بھی بھلی ہے

ہوتا ہے تصور سے تیرے قلب مجلی
تو پر تو آئینہ نور ازلی ہے

خالدؔ میری قسمت کا ستارہ ہے درخشاں
اس کو ہے میرا پاس جو ولیوں کا ولی ہے

# منقبت حضرت امیر ملت

علی پور کا خطہ علی پور کی گلیاں
ہے جنت ٹکڑا علی پور کی گلیاں

جس نے دیکھی وہ پیاری علی پور کی بستی
دیکھا اس نے مدینہ علی پور کی گلیاں

علی پور میں باران رحمت ہے ہردم
کرم کا ٹھکانہ علی پور کی گلیاں

ادب سے خدارا سروں کو جھکا لو
ہے نوری گذرگاہ علی پور کی گلیاں

ہے خاک علی پور میں آبِ حیات
کوثر کو چشمہ علی پور کی گلیاں

جاتا ہے جنت میں جو ان کی جانب
دکھاتی وہ رستہ علی پور کی گلیاں

گنہگارو آؤ سبھی غم مٹالو
بے چاروں کا چارہ علی پور کی گلیاں

انبار دولت کے بٹتے ہیں لے لو
کھلی ہیں ہمیشہ علی پور کی گلیاں

جنت سے افضل ہے میٹھا مدینہ
اور ہیں مثل مدینہ علی پور کی گلیاں

قدسی شب و روز یہ اعلان کرتے
نجات کا ذریعہ علی پور کی گلیاں

ندیم ایسا در نہ کہیں ہے نہ ہو گا
خدا کا جلوہ علی پور کی گلیاں

# منقبت حضرت امیر ملت

امیر ملت اسلام تھا مہتاب شہرت کا
کہ تھا مینار اک دین محمد کی حمیت کا

تیری شان جلالت سے تھا لرزہ قلبِ باطل میں
جہاں میں ترجمان تو تھا خدا کی وحدانیت کا

مراکز بن گئے توحید کے خلطہ میں بت خانے
کمال عشق تھا بے شک تیرے درس ہدائیت کا

دعائیں کرنے سے پہلے ہی سب منظور ہوتی تھیں
کرشمہ تھا یہی اللہ سے عشق و محبت کا

بلاتفریق نفسانی یہاں بندہ نوازی تھی
یہاں نہ فرق تھا کوئی ارادت کا عقیدت کا

سیاست کو عبادت تو نے سمجھا وقتِ نازک میں
ہے لندن بھی تو لوہا مانتا اس تیری ہمت کا

تیرا ممنون تھا دل سے پیارا قائداعظم
قصیدہ پڑھ رہا تھا وہ تیری بے باک جرأت کا

جہد تیرے نے چمکایا یہاں خورشید آزادی
نہیں انکار ہو سکتا ہے اس زندہ کرامت کا

تیرے سر پر ہی سہرا ہے نگاہ حق شناساں میں
حقیقت میں تو ہی خالق ہے اس مسلم ریاست کا

وکالت سے ابھر کر بن گیا اک قائداعظم
یہی ثمرہ ہے بے شک تیری ایک لحہ بھر کی صحبت کا

خدائی فیض کا قاسم تو ہی ہے عصرِ حاضر میں
یہ منظر چشم دیدہ ہے یہاں اہل بصیرت کا

حقیقی آلِ احمد نسلی حیدر حافظ قرآن
محدث بھی مفسر بھی یہ انعام قدرت کا

علی پور میں شیرازی ہیں علی کی یہ جماعت
یہاں پر درس جاری ہے محبت کا اخوت کا

خدا دیکھا نبی دیکھا علی دیکھا علی پور میں
یہ منظر چشم محافظ میں یہ دعویٰ ہے حقیقت کا

حقیقت میں ہے لاثانی ولا فانی تیری ہستی
جہاں میں ہر بشر ہے منتظر تیری قرابت کا

تیرا فیض و کرم جاری رہے گا روزِ محشر تک
نہیں کوئی بھی ثانی ہے تیرے اس حسن و سیرت کا

یہ قدرت کی ودیعت ہے فقیری بھی امیری بھی
یہ ہے فیض خداوندی کرشمہ ہے مشعیت کا

جھکارا ہے جو سر تعظیم اہل اللہ میں سرمد
وہی سر بلند ہوتا یہ ہے آئین فطرت کا

## منقبت حضرت امیر ملت

کس نے اللہ یہ ادا پائی ہے
ہر ادا میں تیری رضا پائی ہے

تیرے محبوب کی محبت میں
کس نے یہ ہدیہ انتہا پائی ہے

یہ ملا عشق مصطفےٰ ﷺ کا صلہ
خلق میں شان اِصطفا پائی

جس پہ ڈالی نگاہ قطب ہوا
دل نے اک ان میں صفا پائی

مل گئی کیمیائے فکر اسے
جس نے اکسیر خاکِ پا پائی

ہاتھ اٹھے اور بنے پر پرواز
طائر عرش ہر دعا پائی

ایک تھے ان کے در پہ شاہ و گدا
سب نے ہر درد کی دوا پائی

نعمت دین و دولتِ دنیا
سب نے امید سے سوا پائی

سامنے دل کے جس کا دل آیا
ماہ و خورشید کی ضیا پائی

مل گئی جس کی بھی نظر سے نظر
آنکھ سے روح تک جلا پائی

شرح صدران کا ان رفعتِ ذکر
قدرت و شانِ کبریا پائی

کس میں یہ شان اور یہ قدرت آہ
نہ رہے جب شہہ جماعت آہ

## منقبت حضرت امیر ملت

فقر میں آن بان امارت کی
شان تھی ایک شہ جماعت کی

باہمہ رہ کے بے ہمہ ہونا
یہ تھی جلوت میں شان خلوت کی

فیض وار شاد قطبِ دوراں کا
جاہ وسطوت امیر ملت کی

طاعت رب کے ساتھ خدمت خلق
دن ہدایت کا شب ریاضت کی

جس نے بن کر مجاہد اسلام
اہل اسلام کی قیادت کی

جسے سعی و عمل کے میدانمیں
دین سے جدا ملی سیاست کی

دین و دنیا کے ہر تصادم میں
لاج رکھی حق و صداقت کی

رعب مانا نہ کچھ حکومت کا
دیکھی توہین اگر شریعت کی

جس نے جاکر عرب، دکن، کابل
بادشاہوں کو بھی ہدایت کی

تا حد و ہند شام و مصر و عرب
وسعتیں جس کے خوان نعمت کی

جس کا عاشق عرب عجم شیدا
جس نے مخدوم ہو کے خدمت کی

ایک مخدوم تھا وہی نہ ر
یہ بھی مقسوم تھا وہی نہ ر

## منقبت حضرت امیر ملت

وہ دل آرا نظر نہیں آتا
حق کا پیارا نظر نہیں آتا

جس سے تقدیر اپنی چمکی تھی
وہ ستارا نظر نہیں آتا

دین و دنیا کا جو معاون تھا
وہ سہارا نظر نہیں آتا

سارے عالم میں ملجا و ماویٰ
اب ہمارا نظر نہیں آتا

بحرِ غم میں پڑی ہے کشتی دل
اور کنارا نظر نہیں آتا

کیا علی پور جا کے اب دیکھیں
وہ نظارا نظر نہیں آتا

آہ اک بار چھپ کے نظروں سے
کیوں دوبارہ نظر نہیں آتا

زہر غم کام کر کے چھوڑے گا
ہو گوارا ۔ نظر نہیں آتا

دل کوئی چیرتا ہے اندر سے
گرچہ آرا نظر نہیں آتا

دل کو کیا پوچھتے ہو پہلو میں
غم کا مارا نظر نہیں آتا

کیا عجب غم میں دم نکل جائے
نہیں ممکن کہ غم نکل جائے

## منقبت حضرت امیر ملت

او پیر علی پور پیر جہاں
ہمہ نور بخش و ہمہ نور جاں

جہاں سر بسر زیرِ احسانِ او
ہمہ مومناں زیرِ فرمانِ او

حبیب خدا و حبیب رسول
مطاع جہاں بودو مشکل کشا

او بحر سخا بودو ابرِ کرم
کسے ازدر اونہ رفتہ دژم

درش قبلۂ اہل ایمان را
رخش کعبہ اہل الیقان را

جہاں راچناں نور ایمان داد
غلامان رانور عرفان داد

جہاں روشن از نور انوارِ او
یقیں محکم از شہد گفتارِ او

کمر بست و سوئے جناں شرراداں
ہمہ خادماں آہ و گریہ کناں

زسال و صالش چوکر دم صدا
بگفتا ۔ بگو شیخ حق آشنا

# منقبت حضرت امیر ملت

اب وہ جلوے خیال و خواب ہوئے
جان و دل وقف اضطراب ہوئے

تھا وہ جلوہ شہ ِ جماعت کا
ملکِ جاں میں فلک جناب ہوئے

کشورِ فقرو شاہی دل میں
مہرا کلیل ومہ رکاب ہوئے

اک صدی سے تھی بڑھ کے عمر شریف
اس میں فیض ان کے بے حساب ہوئے

اذنِ ارشاد مل گیا فوراً
جب وہ مرشد سے فیض یاب ہوئے

ستر اسی برس میں لاکھوں کے
رہنمائے رہ صواب ہوئے

فیض پا کر ہزار رہا خلفا
کامگار ظفر مآب ہوئے

سب سے بڑھ کر حضور کے فرزند
سر فہرست انتخاب ہوئے

وہ محمد حسین و خادم و نور
فقر و عرفان میں لاجواب ہوئے

بیٹھ کر کتنے ایک حلقے میں
اک توجہ میں کامیاب ہوئے

خاکپائے حضور کے ذرے
ایسے چمکے کہ آفتاب ہوئے ہیں

اگھو کہاں ایسی دست ی ہے
وہ فقیری نہ وہ امیری ہے

# منقبت حضرت امیر ملت

فخر ارباب فضیلت پیشوائے کاملاں
قوم و ملت کے نگہبان دینِ حق کے پاسبان
نائب ختم الرسل محبوب رب دو جہاں
شاہ جماعت پیر پیراں راہنمائے کاملاں

پھونک دی مردہ دلوں میں آپ نے روح حیات
اے محی الدین ، ایمان ۔ اے مسیحائے زمان
اٹھ گئیں جس سمت نظریں رحمتیں بس چھا گئیں
جانشین رحمت اللعالمینؐ ہو بے گماں

آپ کے اوصاف سے نورِ النبوت جلوہ گر
سیرت صورت میں ہے حیاتِ جاوداں
آپ نے تحریک پاکستان کو بخشا فروغ
آپ کے فتوے نے ڈالی قالبِ مردہ میں جان

مردِ میدان سیاست شہسوار معروت
آپ کی ہستی مبارک دین و دنیا کا نشان

آج پھر قبلہ عالم ہو الطاف و کرم
چھا رہی ہیں ہر طرف ظلم و ستم کی بدلیاں
آج پھر گم گشتہ منزل کو راہِ حق دکھا
اے امیرِ ملت بیضا امیر کارواں
حامی و ناصر خدا ہو ملک پاکستان کا
بار آور کاش ہو جائے دعائے عاصیاں
وسعتیں حاصل ہوں پیہم ارضِ پاکستان کو
چار سو پھیلے ہمارے دیس کا فیض رواں
آپ کے نقشِ قدم پر کاش ہوتے گامزن
پھولتا پھلتا ہمیشہ یہ ہمارا گلستان
ہو نگاہِ لطف ہر دم بندۂ ناچیز پر
اے کریموں کے کریم اے چارہ ساز بے کساں

# منقبت حضرت امیر ملت

فقیہ و محدث ولی زمانہ علی پور والا مجدد یگانہ

رسولاں آقا دی تنویر سوہنا سراپا کرم دی اوہ تصویر سوہنا
اوہدے مرتبے دانہ کوئی ٹھکانہ علی پور والا مجدد یگانہ

اوہدی یاد سب روگ دل دے مٹاوے، اوہ کامل تے اکمل تے عارف بناوے
جے پاوے کدی اوہ نظر عارفانہ، علی پور والا مجد د یگانہ

اوہدی شان تے بیمثالی نوں ناز اے، میرا پیر اللہ دا سر بستہ راز اے
اوہ لجپال اے جاندا اے زمانہ، علی پور والا مجدد یگانہ

ہمیشہ اوہدا فیض جاری تے ساری وسدا جھولیاں بھر کے جاندے بھکاری
سخاوت دا منبع اوہدا آستانہ، علی پور والا مجدد یگانہ

نہ کھندی اوہدے نال کوئی مصیب اوہدے سرتے سایہ فگن ربدی رحمت
جیدے سردا سایہ اوہدا شامیانہ و علی پور والا مجدد یگانہ

جنہاں عشق دی رمز پائی اے خالد، اوہدے در دی منگدے گدائی اوہ خالد
اوہ لبھدے اوہ دی دید دا نت بہانہ، علی پور والا مجدد یگانہ

## منقبت حضرت امیر ملت

گل لا کے کملے کو جھے نوں اوہناں اپنا رنگ چڑھا چھڈیا
میں صدقے فخرِ ملت توں مینوں اپنے سنگ رلا چھڈیا

جہڑے عاشق پاک رسول دے نے اوہدی آل دے نال وی پیار کرن
جہیڑا منکر آلِ رسول دا اے اوہنے سب کجھ اپنا گنوا چھڈیا

بڑی شان اے امیرِ ملت دی جدِ امجد فخرِ ملت دے
اوہناں پاکستان بنان لئی قائد دا ساتھ نبھا چھڈیا

او ابو العرب کہلائے نے تے سنوسیئے ہند سدائے نے
تبلیغ دے وچہ تاثیر ایسی لکھاں نوں کلمہ پڑھا چھڈیا

جدوں ختم نبوت چلی اوہناں مرزے نوں فرمایا سی
کاذب تے رب دی لعنت اے رب وچہ قرآن فرما چھڈیا

رب من دا اے گل ولیاں دی یارانِ طریقت جان دے نے
مویا موت بُری او قادیانی رب ولی دا مان دوھا چھڈیا

میرا پیر اے افضل پیر سوہنا جدھی جگ وچہ کوئی مثال نئیں
ویکھ لیئے تے دل نوں سکون ملے ایسا سوہنا رب نے بنا چھڈیا

بوہے پلکاں دے ہر دم رہن کھلے سانوں مرشد نظریں آوندا رہے
جند جان فدا اے مرشد توں سانوں سبق توحید پڑھا چھڈیا

سوہنے مٹھڑے سخن نے مرشد دے دل سن کے کدی وی رجدا نئیں
لفظاں دے موتی ایہو جیہے ہر گل نوں نایاب بنا چھڈیا

رب صحت دے صاحبزادیاں نوں اوتے نور نظر نے پیراں دے
رب اونہاں نوں شاد آباد رکھے سوہنے پیرا دا نام ودھا چھڈیا

ہو یا کرم عظیم تے مرشد دااے تے کجھ وی نئیں سی رب دی قسم
سوہنے نے گل نال لا کے تے اللہ دا سبق پڑھا چھڈیا

# منقبت حضرت امیر ملت

سبحان اللہ ، سبحان اللہ کیا شان ہے اس دربار دا نی
سبھے ذکر والے سبھے فکر والے ایتھے شغل ذکر اذکار دا نی
کوئی دکن ، بمبئی ، میسور والا کوئی چوہدری ولے دی بار دا نی
کجھ حال دسو احوال دسو کیا نام ہے ایس والدار دا نی
جیندا چند چہرہ لیتا کھس میرا دل قیمتی لکھ ہزار دا نی
اوہدے مست نین کیتی مست خلقت نیویں نظراں دے نال ایہہ مار دا نی
مکھ ویکھیاں اسدے بھکھ لتھے ایہ صاحب شیریں گفتار دا نی
حاجی حج والا سید لج والا عاشق دلوں احمد مختار دا نی
ایہو پیر میرا دستگیر میرا جماعت علی ہے نام سرکار دا نی
اہدا باغ ہریا رہے نت بھریا جیویں کھلدا فصل بہار دا نی
پور علی دا ایہ علی پورا دا ایہہ دل کھلا ہے سخی سرکار دا نی
اہدے گھر آیاں غم دور ہوندے ایتھی کم نہ فکر افکار دا نی
ذکر ، فکر، مراقبہ کم اہدا مونہوں رب ہی رب پکار دا نی
سبھے گلاں چنگیاں اہدیاں نی پر مویاں نوں کیوں ایہ کار دا نی

کدی ہس کے پاس بلا لیندا مندے کہاں توں کدے درکار دا نی

کدی ہو کے بے پروا ڈھڈیا بکل انگی دی سرے تار دا نی

بھاویں نہ لولے اکھیں نہ کھولے نہیں میں وی دلوں وسار دا نی

ایہو پیر میرا دستگیر میرا میرے وگڑے کم سنوار دا نی

لکھاں کو ہاں توں بیٹھ کے خبر لیندا جوڑ ہووے جے دلدی تار دا نی

اوکھی نبی تے پیر ایہہ پہنچ پیندا پر دلوں جے کوئی پکار دا نی

اکے مست دیوا نڑا پھرلے پچھے بھکھا کوئی ہے فقط دیدار دا نی

کدی ہو خوشحال انعام دیندا کدی مکیاں نال وی مار دا نی

ایدی مکھیاں کھا کے مکت ہوندی سبھے روح قلوب سنوار دا نی

بے پروا ڈا ہڈا ایہ پیر ساڈا سچ آکھنے توں نہیں ہار دا نی

کجھ لٹ لونجرا ایس کولوں ایہہ جیونا دن دوچار دا نی

نیویں نظر تے کر کے چپ بیٹھا بندہ بھکوا کھڑا دیدار دا نی

اکھو ایس نوں دے دیدار مینوں حال بھیڑا ہے ایس بیمار دا نی

اک جان اکلڑی دکھ لکھاں کیا جیونا ایہ آزاد دا نی

ویلا آخری عمل نہ ہتھ کوئی اتے فکر ہے روز شمسار دا نی

بحر غم ویچہ جان پھاتھی کیویں ڈبیاں بیڑیاں تار دا نی

غم پھوک کے دل توں کڈھ سارے کیہا جیونا دل بیمار دا نی

تیں پر جاں گھولی رہیاں اڈ جھولی لیساں نقد نہ وقت اُدھار دا نی

پائیں خیر سایاں تیری در آیا منگتا مُدہ توں ایس دربار دا نی

اللہ ہو دی کوک سنا دیوے ، دلوں نکلے زور بخار دا نی

سیو کرو دعا ایہ رب اگے رہے سایہ ایس سرکار دا نی

ایہ نقشبندی دیوے کھول بندی دلوں چاوے بوجھ ہنکار دا نی

ویلا جانے دوا جدوں ہونڑی جاواں پیر ہی پیر پکار دا نی

ویلے حشر دے پیر نوں آکھ چھڈو رکھے پاس کجھ قول قرار دا نی

میں تاں آپ مندی میرے کم مندی ، پردہ کج لے او گنہار دا نی

بھانویں ہے مندا ایہہ سعید بندا ۔ پر ایہہ گولڑا ایس سرکار دا نی

## منقبت حضرت امیر ملت

ست گوراں ول آ و پاپی جیوڑیا

چنگے عمل کما او پا پی جیوڑیا

ستگور تینوں سید میلیا

اوہدے چرنیں سیس نوا او پاپی جیوڑیا

نقشبندی دے بوہے بہہ کے

لوں لوں نور رچا او پاپی جیوڑیا

غفلت سیتی عمر گزاری

ہن تے رب دھیا او پاپی جیوڑیا

اکھاں بنھ کے منہ کن بنھ کے

دل تے سیاہ ٹکا ، او پاپی جیوڑیا

کرتوں اللہ پچھلے ویلے

ناستیاں رین وہا ، اوپاپی جیوڑیا

پڑھیں نمازاں پنجے وقتی

اک ناں کریں قضا اوپاپی جیوڑیا

اوٹھدے بہندے اللہ اللہ

ایہو ذکر کر پکا ۔ او پاپی جیوڑیا

جے کوئی راتیں سفنا آوے

کسے نہ مول سنا ۔ اوپاپی جیوڑیا

ست گور والا سبق پکا کے

وچ بہشتیں جا ۔ اوپاپی جیوڑیا

سیں ساتھیوں رُسیا بیٹھا

توں چل کے آپ منا ۔ اوپاپی جیوڑیا

سید پرے پریرے نسے
دیوس رب دا نا ۔ او پاپی جیوڑیا
کس نوں وچہ وسیلہ پایئے
ناں رہیا جیب بھرا ۔ او پاپی جیوڑیا
بیلی سارے ٹردے جاندے
سید نال نبھا او پاپی جیوڑیا
سوہنے سید روپ بھرے دا
دل تے نقش جما ۔ او پاپی جیوڑیا
چل سعید درتے چل کے
سارا حال سنا ۔ او پاپی جیوڑیا

# منقبت حضرت امیرملت

ٹھنڈ سینے پاؤندا اے نظارا میرے پیردا
کعبے وانگوں وسدا دیوارا میرے پیردا

منگونی دعاواں سیئوں رل مل ساریاں
روے صدا وسدا دیوارا میرے پیر دا

ہور انگ انگ میرا پھلاں وانگوں کھل پیندا اے
پیر بھائی لاندے نے جدوں نعرہ میرے پیر دا

ہور اوہدے کولوں پچھو یارو ولی اللہ دی کی شان اے
جہدے اُتے پیندا اے لشکارا میرے پیردا

ہور مراتے فیضان دکھاں لکھ نئیں سی چھڈناں
جے مینو کدی وی ملدا نا ملدا سہارا میرے پیر دا

# منقبت حضرت امیرملت

میں کردی حال پکار نیوہڑاناں لائیو
ایہ بے پرواہ سرکار نیوہڑاناں لائیو

اجے لاؤ تاں پوری پوری اوہ کہہ پربت جو پربت ادھوری
سردتیاں کہہ مڑن ضروری توڑ نبھاؤ یا نیوہڑاناں لائیو

ایہہ سید ایہہ سوہنا سائیں میریاں کوکاں سندا ناہیں
رو رہ لکھ لکھ ماراں ڈہائیں بھاویں ہوواں نثار نیوہڑا ناں لائیو

ایس سید دیاں کہڑیاں باتاں نو یاں رمزاں نویاں گھاتاں
ذکر فکر وچ کڈیاں راتاں، ایہو ایدی کار نیوہڑاناں لائیو

ایہہ سید ایہہ سوہنا جانی انہاں ہتھ کافی انہاں ہتھ کافی
نقش اللہ دی دل تے مانی ۔ ایہہ کھچے پر کار نیوہڑاناں لائیو

کہہ آکھاں ایہہ کون ہے ۔ دلبر نقشبندی ہا چادر سر پر
نقش اللہ دا کردا دل پر ۔ بن پھیرے پر کار نیوہڑاناں لائیو

پہلے ہس ہس پاس بہاوے مٹھیاں گلاں تو جی پرچاوے
الا اللہ دی کوک سناوے پچھوں دیوے آزار نیوہڑاناں لائیو

بھاویں کوجی بھاویں نکاری ہاں پر سایاں تیرے داری
ہن درنوں کیوں گئی درکاری ، ایہ نہ لازم ہا سرکار نیوہڑاناں لائیو

در تیرے دی آس اسانوں ۔ بانہہ پھڑیاں دی لاج تسانوں
ایہہ در چھڈ کے جان کدانوں ۔ تیرے خدمتگار نیوہڑاناں لائیو

میں کھوٹی تیرے راز نیازاں ۔ سب کچھ لٹیا محرم رازاں
کونجو چھنی ہتھ پئی بازاں ۔ مدد تیری درکار نیوہڑاناں لائیو

عشق تیرے دی قدر نہ جانی ۔ اینویں ضائع عمر گنوائی
نام خدا دے پا اک جھاتی ۔ دور ہوون آزار نیوہڑاناں لائیو

حاجی حافظ سید شاہا۔ سب پیاراں دی پشت پنایا
ڈٹھرا تیرا اکھڑا آیا ۔ خوب کھڑی نیوہڑاناں لائیو

بیٹھا رو دے صبر ہدایت کیویں دیکھا شاہ جماعت
قسمت دی اوہ کرے شکایت آون نوں لاچار نیوہڑاناں لائیو

عیباں بھری آں میں بدکاری ۔ رب دا ناں میں کر کجھ کاری
پا اک جھاتی صدقے داری ہورنہ ہواں خوار نیوہڑاناں لائیو

میں صدقے تیرے سید سائیں ۔ نہ چھڈ میریاں پکڑ کے باہیں
راضی رہو بھاویں بولیں ناہیں۔ ایہو میرا پیار نیوہڑاناں لائیو

سئیو رل مل کرو دعائیں لکھ درہیاں ایہہ جیوے سائیں
جیدیاں سانوں لکھ پنائیں ایہو میرا دلدار نیوہڑاناں لائیو

منگے دلوں سعید دعائیں شالا جیوے میرا سائیں
ہرورے ہر باراں ماہیں۔ دیکھاں ایہ دربار نیوہڑاناں لائیو

# منقبت حضرت امیر ملت

میں دل دا حال سناواں سوہنے سید نوں

سن بھاویں تو نہ سن سائیاں
جہ کد ساڈیاں تیں ہتھ باہیاں
توڑ نبھا ویں جیں سنگ لائیاں
دل دل آکھ سناویاں سوہنے سید نوں

رات دے نت ماراں آہیں
دم دے نال نبھاواں سوہنے سید نوں
منگا رب توں سنج صبا حیں
دم دے نال نبھاواں سوہنے سید نوں

مینوں تیرے در دی آسا
ہور ساڈا نہیں کوئی پاسا
ایس دم دا نہیں کجھ بھرواسا
ہر دم خیر مناواں سوہنے سید نوں

بول بلاواں بولے ناہیں
دل دی گھنڈی کولے ناہیں

دلتوں ہر دم نکلن آہیں
کیویں شام مناواں سوہنے سید نوں

لایاں تے ہن توڑ نبھاویں
میں بندی تو میرا سائیں
وقت حشر دے پار لنگاویں
روندی نہ رہ جاواں سوہنے سید نوں

ڈھڑی شاہا تیری نگری
نور و نور بھری ایہہ سگری
ہاں ہن بھر دے میری گگری
پیاسی نہ رہ جاواں سوہنے سید نوں

دکھاں درداں پایا گھیرا
سید شاہا آکر پھیرا
باجھ تیرے ہے شاہا کہڑا
میں جس نوں کوک سناواں سوہنے سید نوں

میں بھلی نت بھل بھل جاواں
بحر غماں وچ ڈبدی جاواں
باجھ تیرے دس کدے ول جاواں
تیری جدوں کہاواں سوہنے سید نوں

الا اللہ دی کوک سنا کے
چھڈ یو مست بے ہوش بنا کے
بہایاں اپنا آپ بنا کے
ہن کہہ سبق سناواں سوہنے سید نوں

نوک شاہا یں سید عالی
سب یاراں دا تو لجپال
تیرے در تے سبھے سوالی
خالی مول نہ جاواں سوہنے سید نوں

مسجد دے وچ پھڑیاں باہیاں
ویلے یاد کراواں سوہنے سیدٗ نوں

کہے سعید ایہہ بردا تیرا
نت کرسایاں میں ول پھیرا
تو سخی تے چنگ چنگیرا
کلمہ پڑھدا جاواں سوہنے سید نوں

# منقبت حضرت امیر ملت

حاجی حافظ اور کاری توری روپ پے واری سیدنا
دو جگ میں توری سرداری توری روپ پے واری سیدنا

توسید ابن کریم شہا تیرا خلق ہے خلق عظیم شہا
تیرے درکا میں بھکاری توری روپ پے واری سیدنا

اللہ ہو کی مرلی بجائی گیو تن من میں آگ لگائی گیو
مونہوں سے ذکر ہوا جاری توری روپ پے واری سیدنا

اچھے ہیں نصیب ان مسکینوں کے جو کرتے ہیں دیدار اکھیں کے
جن نین کی میں بھی ماری توری روپ پے واری سیدنا

تیرے در پہ سوالی جو آیا سب مطلب اپنا بھر پایا
اب آتی ہے موری باری تورے روپ پے واری سیدنا

مدت سے نہیں اب دید ہوئی تیری جوگن رو رو شہید ہوئی
دیدار دکھا جائیں واری تورے روپ پے واری سیدنا

میں دور پڑا ہوں قدموں سے چور ہوا ہوں صدموں سے
کر تو ہی کچھ موری کاری تورے روپ پے واری سیدنا

ہوں غرق گنہ دن رات شہا کچھ پونجی نہیں ہے ساتھ شہا
منزل ہے عدم کی سر بھاری توری روپ پے واری سیدنا

اک عرض ہے موری شاہ شہاں جب ہوئے عزرائیل عیاں
کلمہ ہو زبان پر یہ جاری توری روپ پے واری سیدنا

سب یاروں کی ہے تو لاج پیا سر بابا جی کا تاج پیا
تجھے سوہنے خوب ہے سرداری توری روپ پے واری سیدنا

تم سخی حبیب کہاوت ہو کچھ مجھ کو خاص ہدایت ہو
ہو دور گہنہ کی بیماری تورے روپ پے واری سیدنا

آیا ہے سعید کھڑا در یہ کہتا ہے کہ پیر کی ہووے نظر
کب آوے گی موری باری تورے روپ پے واری سیدنا

# منقبت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ

## جماعتی علی پوری سجادہ نشین علی پور سیداں

یوں تو ہے کل جہاں میں توقیر پیر افضل
علی پور خاص گر جا گیر پیر افضل

ملتی ہیں جس کڑیاں جا کر شاہِ نجف سے
وہ خلقہ ، تصوف زنجیر پیر افضل

افضل میاں کو مصرعہ سمجھ میں آیا
خضرِ رہ عمل ہے تنویر پیر افضل

در پہ جو آیا ان کے دنیائے دل بدل دی
اللہ رے نظام تسخیر پیر افضل

ان کے فیوض نسبت ہیں نام ہی سے ظاہر
مہتاب معرفت ہے تفسیر پیر افضل

اک عام آدمی بھی مخدوم ہو گیا ہے
جس میں سما گئی ہے تنویر پیر افضل

یکجا کریں گے سب کو میرے ظفر شاہ
تھامی ہے اب انہوں نے زنجیر پیر افضل

اسلام سے مشرف ہوتے ہیں ، سن کے کافر
ہوتی ہے جس جگہ پہ تقریر پیر افضل

جس سے کلام کرتے گرویدہ ان کا ہوتا
ہے دلنشین ایسی تقریر پیر افضل

حلقے میں آ چکا ہو ، کیوں جائے وہ کہیں پھر
محبوب ایسی پائی زنجیر پیر افضل

اشعار جو سناؤں سب کو پسند آئیں
وہ چاہیے زبان کو تاثیر پیر افضل

روزِ ازل سے لے کر اب تک ہے یار مجھ کو
وہ خواب جس کی تم ہو تعبیر پیر افضل

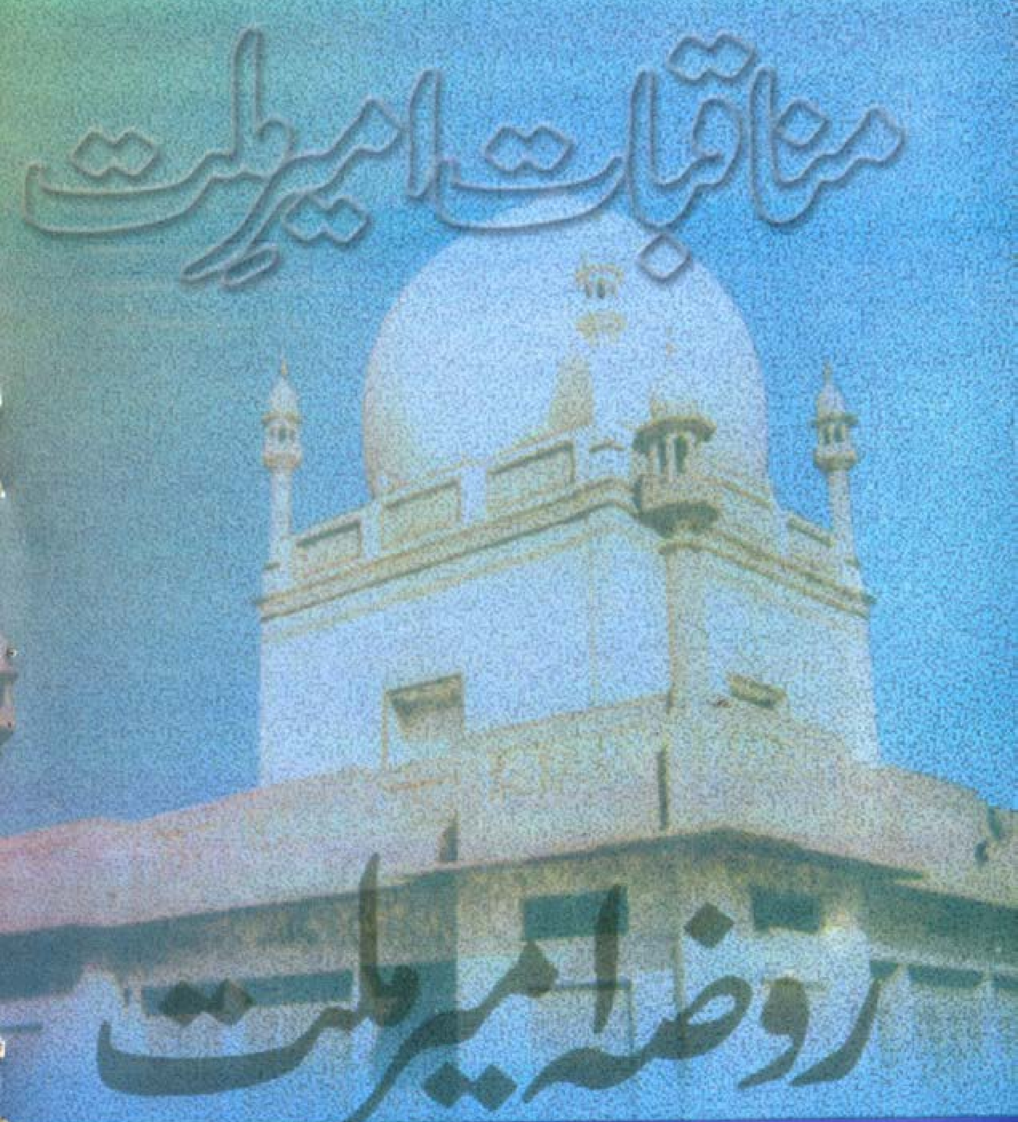
وہ خواب میں نے دیکھے جو خواب میں ابھی تک
آنکھوں میں پھر رہی ہے تصویر پیر افضل

دربارِ مصطفٰے سے پائی ہے اور کس نے
جو آپ کو ملی ہے توقیر پیر افضل

کھل جائیں گے رموز و اسرار زندگی کے
میں دل میں کر رہا ہوں تحریر پیر افضل

قیدی بنوں نہ کیسے میں اے نفیس حق کا
قدموں میں ہے ، ازل سے زنجیر پیر افضل

# مناقبات امیر ملت




طالبِ دعا: یارانِ طریقت چکوال